PALESTINE ALLAH DOES AS HE WILLS

فلسطین
"اللہ جو چاہتے ہیں کرتے ہیں" (قرآن کریم)
از : مجلس العلماء جنوبی افریقہ (ترجمہ)

"جب دو وعدوں میں سے پہلا وعدہ آیا تو ہم نے تمہارے خلاف اپنے ایسے بندے بھیجے جو جنگ میں طاقتور تھے۔ وہ (تمہارے) گھروں (اور شہروں) میں گھس گئے۔ درحقیقت یہ ایک وعدہ پورا ہوا۔" (سورہ الاسراء، آیت ۵)

"جب دوسرا وعدہ آیا کہ وہ (تمہارے دشمنوں نے) تمہارے چہروں کو بگاڑ دیا اور مسجد اقصیٰ میں داخل ہو گئے جس طرح وہ پہلی بار (لوٹ مار اور تباہی مچا کر) داخل ہوئے تھے، اور جس چیز پر بھی انہوں نے قبضہ پالیا اسے بالکل تباہ کردیا۔" (سورہ الاسراء، آیت ۷)

جب کہ فلسطین کی تباہی یہودی دشمنوں کی طرف سے جاری ہے، یہ (اچھی طرح) سمجھنا اور نہ بھولنا ضروری ہے کہ یہ اللہ عزوجل ہی ہیں جو ان دشمنانِ اسلام کو، ان کی تباہی کی سازش کو عملی جامہ پہنانے کی طاقت (چھوٹ و اجازت) دے رہے ہیں۔ اللہ عزوجل کی اجازت کے بغیر پوری دنیا کے کفار کی تمام فوجیں اور طاقتیں ایک ذرہ برابر بھی حرکت نہیں کر سکتیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے،

"کوئی پتہ (درخت سے) نہیں گرتا لیکن وہ (اللہ عزوجل) اس سے باخبر ہیں۔ زمین کی تاریکی میں کوئی بیج نہیں ہوتا اور نہ ہی کوئی خشک اور نم چیز ہوتی ہے لیکن یہ ایک واضح کتاب میں درج (محفوظ) ہے۔" (قرآن کریم)

"تمہارے رب سے زمین کا کوئی ذرہ بھی پوشیدہ (چھپا ہوا یا نظر سے اوجھل) نہیں ہے اور نہ ہی کوئی چھوٹی اور بڑی چیز، لیکن وہ ایک روشن کتاب میں درج (محفوظ) ہے۔" (قرآن کریم)

مذکورہ بالا آیت میں ذکر کردہ "اللہ کے بندے" کافر بادشاہ بخت نصر کے ماتحت کفار کی فوج مراد ہیں۔ ان کفار نے بیت المقدس اور مسجد اقصیٰ کو بالکل تباہ (برباد) کر دیا تھا۔ یہ اللہ عزوجل کا حکم تھا۔ (بنی اسرائیل کے) ۷۰۰۰۰ مسلمانوں کو جکڑ کر غلام بنا کر لے جایا گیا۔

جب کہ مسلمان واویلا کر رہے ہیں اور بہت زیادہ غیر دانشمندانہ شور مچا رہے ہیں اور 'احتجاج' کے حرام طریقے اپنا رہے ہیں، انہوں نے اللہ تعالیٰ کو بلکل بھی حذف کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ (کی ذات و صفات پر ایمان، یقین، توکل اور اللہ تعالی کی سنت) مسلمانوں کے ذہنوں سے بہت بعید ہے۔ ان کے ذہن اس فتنہ و فساد اور مصیبت کے اسباب (حقیقی و بنیادی وجہ) سے بلکل بھی ناواقف ہیں - جو کہ حقیقت میں اللہ عزوجل کا عذاب ہیں۔

فلسطینی سرزمین میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ عوام کے فسق، فجور اور کفر کی کھلی سرکشی پر اللہ عزوجل کا عذاب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (آگاہ و خبردار) تنبیہ فرمائی تھی کہ جب امت میں برائی کا غلبہ ہو جائے گا اور جب امر بالمعروف (بھلایی و نیکی کی دعوت دینا) نہی عن المنکر (برایی و گناہ سے روکنا) ترک کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر ظالم جابروں کا تسلط مسلط کر دیں گے جو مسلمانوں پر ظلم (بربریت) ڈھائیں گے۔ وہ ہمارے بچوں پر رحم نہیں کریں گے اور نہ ہی بڑوں کا احترام کریں گے۔ جب وہ ہم پر ظلم اور بربریت کریں گے تو ہمارے بزرگ دعائیں کرینگے لیکن اللہ تعالیٰ ان کی دعائیں قبول نہیں فرمایں گے۔

آج فلسطین اور دیگر جگہوں پر جو کچھ ہو رہا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشینگوئی کے عین مطابق ہے۔ ''قنوت'' اور ''دعاؤں'' کا کوئی مطلوبہ فائدہ نہیں حاصل ہوگا۔ جب کہ ہم روتے اور غمگین ہوتے ہیں، نعرے لگاتے اور یہود و کفار کو لعن طعن کرتے ہیں لیکن (حقیقتاً) ہم اللہ تعالیٰ کو بھول گئے ہیں۔ ہم نے (اپنے والد معاملات میں) اللہ عزوجل کو (مکمل طور پر) خارج (نفی/حذف) کر دیا ہے۔

بدمعاش مولوی اور شریر شیوخ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے (امت مسلمہ کی تباہی، بربادی و زوال کے) اسباب سے پوری طرح واقف ہیں، لیکن وہ جاہل عوام سے حق کو چھپاتے ہیں۔ وہ ایسا اس لیے کرتے ہیں کہ ان کا مقصد صرف اور صرف دنیا اور حرام (مال) حاصل کرنا ہے جو وہ امت کے مصائب پر چندے کے ذریعے حرام کماتے ہیں۔

جب تک مسلمان یہ سمجھنے اور قبول کرنے سے انکار کریں گے کہ وہ جن مصائب میں مبتلا ہیں وہ اللہ عزوجل کا عذاب ہے، وہ ہمیشہ مصیبت، الجھن اور ذلت میں پڑے رہیں گے۔ مدد صرف اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ممکن ہے جو قرآن مجید میں فرمان ہے، "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مدد (نصرت) نہیں ہے۔" اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کا واحد طریقہ انابت الی اللہ ہے - اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ اور اطاعت کے ساتھ رجوع کرنا۔

جتنا زیادہ ہمارا دل روئے اور دعا کرے، ہم اس کے بے تاثیر ہونے کو (بھی) سمجھتے ہیں۔ بہر حال، ہمیں دعا جاری رکھنی چاہیے، اور بنیادی دعا امت کی اصلاح (مسنون اصلاح - ایمان، اخلاق و اعمال کی اصلاح) کے لیے ہونی چاہیے۔ اس طرح کی اصلاح (یعنی مسنون اصلاح - ایمان، اخلاق و اعمال کی اصلاح) کے بغیر تو صرف اللہ تعالیٰ کا عذاب ہی ہے - جو اللہ تعالیٰ مختلف شکلوں میں ہم پر مسلط کرتے ہیں۔ اس (عذاب کی) ایک شکل یہودی بربریت ہے جو آج فلسطین میں نافظ کی جا رہی ہے۔ یہ یقین کرنا کفر ہے کہ فلسطین میں ہونے والے واقعات پر اللہ تعالیٰ کا کوئی اختیار نہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ ہی ہیں جو یہودی ظلم کو ہونے دے رہے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ ہی ہیں جو قادر مطلق ہیں (جن کے قبضے و قابو میں ہر شے ہے)۔ اللہ تعالیٰ جانتے ہیں اور ہم نہیں جانتے۔ اللہ تعالیٰ کی حکمت اور اسرار ہمارے عقل و فہم سے بالاتر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے خلاف مسلمانوں کا ظلم یہودی ظلم کا سبب (حقیقی و بنیادی وجہ) ہے۔

٢٨ ربیع الاول ١٤٤٥ - ١٤ اکتوبر ٢٠٢٤